بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور اکرم ﷺ کی نماز

اللہ جل شانہ کا پیار بھرا خطاب حضور سے ہے کہ آپ رات کے بڑے حصہ میں نماز تہجد پڑھا کریں: یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ. قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلاً. نِّصْفَہٗٓ اَوِانْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلاً. اَوْزِدْ عَلَیْہِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلاً اے چادر میں لپٹنے والے! رات کا تھوڑا حصہ چھوڑ کر باقی رات میں (عبادت کے لئے) کھڑے ہوجایا کرو۔ رات کا آدھا حصہ یا آدھے سے کچھ کم یا اُس سے کچھ زیادہ اور قرآن کی تلاوت اطمینان سے صاف صاف کیا کرو۔ (سورۃ المزمل: ۱۔۴) اسی طرح سورۃ المزمل کی کی آخری آیت میں اللہ رب العزت فرماتا ہے: اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَنِصْفَہٗ وَثُلُثَہٗ وَطَآئِفَۃٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَکَ (اے پیغمبر!) تمہارا پروردگار جانتا ہے کہ تم دو تہائی رات کے قریب اور کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات (تہجد کی نماز کے لئے) کھڑے ہوتے ہو اور تمہارے ساتھیوں (صحابۂ کرام) میں سے بھی ایک جماعت (ایسا ہی کرتی ہے)۔

ابتداء اسلام میں پانچ نمازوں کی فرضیت سے قبل تک نماز تہجد حضور اکرم ﷺ اور تمام مسلمانوں پر فرض تھی، چنانچہ آپ ﷺ اور صحابۂ کرام رات کے ایک خاصے حصہ میں نماز تہجد پڑھا کرتے تھے۔ پانچ نمازوں کی فرضیت کے بعد نماز تہجد کی فرضیت تو ختم ہوگئی مگر اس کا استحباب باقی رہا، یعنی اللہ اور اس کے رسول نے بار بار امت مسلمہ کو نماز تہجد پڑھنے کی ترغیب دی، چنانچہ قرآن کریم میں فرض نماز کے بعد نماز تہجد ہی کا ذکر متعدد مرتبہ آیا ہے۔ علماء کی ایک جماعت کی رائے ہے کہ پانچ نمازوں کی فرضیت کے بعد نماز تہجد عام مسلمانوں کے لئے تو فرض نہ رہی لیکن حضور اکرم ﷺ پر آخری وقت تک فرض رہی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ رات کو قیام فرماتے یعنی نماز تہجد ادا کرتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتا۔ (صحیح بخاری) ذاتی تجربات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک دو گھنٹے نماز پڑھنے سے پیروں میں ورم نہیں آتا ہے بلکہ رات کے ایک بڑے حصہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے، طویل رکوع اور سجدہ کرنے کی وجہ سے ورم آتا ہے، چنانچہ سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران جیسی لمبی لمبی سورتیں آپ ﷺ ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے اور وہ بھی بہت اطمینان وسکون کے ساتھ۔

سورۃ المزمل کی ابتدائی آیات، آخری آیت، مذکورہ حدیث اور دیگر احادیث سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ رات کا دو تہائی یا آدھا یا ایک تہائی حصہ روزانہ نماز تہجد پڑھا کرتے تھے۔ نماز تہجد کے علاوہ آپ ﷺ پانچ فرض نمازیں بھی خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتے تھے۔ آپ ﷺ سنن ونوافل، نماز اشراق، نماز چاشت، تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد کا بھی اہتمام فرماتے اور پھر خاص خاص مواقع پر نماز ہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے رجوع فرماتے۔ سورج گرہن یا چاند گرہن ہوتا تو مسجد تشریف لے جاکر نماز میں مشغول ہوجاتے۔ کوئی پریشانی یا تکلیف پہنچتی تو مسجد کا رخ کرتے۔ سفر سے واپسی ہوتی تو پہلے مسجد تشریف لے جاکر نماز ادا کرتے۔ اور آپ ﷺ اطمینان وسکون کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے۔

غرضیکہ حضور اکرم ﷺ روزانہ تقریباً ۸ گھنٹے نماز جیسی عظیم الشان عبادت میں گزارتے تھے۔ نماز کے متعلق آپ ﷺ مسجد نبوی کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے: اَرِحْنَا بِھَا یَا بِلَالُ... اے بلال! اٹھو، نماز کا بندوبست کرکے ہمارے دل کو چین اور آرام پہنچاؤ۔ یعنی نماز پڑھنے سے حضور اکرم ﷺ کو سکون ملتا تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی آخری وصیت بھی نماز پڑھنے کے متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا ہے، اس لئے آپ ﷺ اپنی امت کی تکلیفوں کی بہت فکر کرتے تھے، مگر نماز میں سستی وکاہلی کرنے والے کے متعلق حضور اکرم ﷺ کے ارشادات بہت سخت ہیں، حتی کہ ان ارشادات کی روشنی میں علماء کی ایک جماعت کی رائے ہے کہ جان بوجھ کر نمازیں چھوڑنے والا کافر ہے، اگرچہ جمہور علماء کے موقف کے مطابق ایسا شخص کافر نہیں بلکہ فاسق وگناہ گار ہے۔

انتہائی افسوس وفکر کی بات ہے کہ آج ہم نبی رحمت کا نام لینے والے حضور اکرم ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی نماز پڑھنے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں جس میں آپ ﷺ نے اپنی قیمتی زندگی کا وافر حصہ لگایا۔

نماز پڑھئے قبل اس کے کہ آپ کی نماز پڑھی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نماز کا اہتمام کرنے والا بنائے۔ محمد نجیب قاسمی (www.najeebqasmi.com)